© rasailojaraid.com

خاکِ طیبہ اور عجوہ کھجور

(فضائل وبرکات)

مولانا محمد عابد ندوی

مدینہ منورہ کو طابہ اور طیبہ کہا گیا ہے، جس کے معنی میں طہارت و پاکیزگی کا مفہوم شامل ہے، مدینہ طیبہ کی دیگر خصوصیات کے ساتھ ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ اپنے اندر سے خبیث کو نکال دے گا اور پاکیزہ کو باقی رکھے گا، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ طیبہ سے اور یہاں کی ہر چیز سے خاص تعلق تھا اور بہت زیادہ محبت تھی، اس سے یہ بات بآسانی سمجھی جاسکتی ہے کہ مدینہ طیبہ کی مٹی نہایت پاکیزہ اور بابرکت مٹی ہے، اس کی تحقیر اور بے حرمتی کسی طرح درست نہیں؛ بلکہ امام مالکؒ کے بارے میں منقول ہے کہ انھوں نے اس شخص کو قید کرنے اور تیس کوڑے لگانے کا فتویٰ دیا، جس نے یہ کہا کہ " تربة المدينة رديئة" (مدینہ کی مٹی بے کار ہے) اسی طرح ان سے منقول ہے کہ :

> ما أحوجه إلى ضرب عنقه ، تربة دفن فيها النبي صلى الله عليه وسلم يزعم انها غير طيبة۔ (وفاء الوفاء : ۱/ ۷۰ ، نیز دیکھئے: تاریخ المدينة لقطب الدين الحنفیؒ : ۴۳)
>
> وہ شخص گردن اڑائے جانے کا زیادہ حقدار ہے، جو یہ سمجھتا ہے کہ جس مٹی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم دفن کئے گئے وہ پاکیزہ نہیں۔

بعض احادیث میں صراحتاً خاکِ طیبہ کی (مدینہ طیبہ کی مٹی کی) فضیلت بیان ہوئی اور اسے مختلف بیماریوں سے؛ بلکہ ہر بیماری سے شفاء کہا گیا ہے، گرچہ یہ روایات سند کے لحاظ سے ضعیف ہیں، تاہم اس حوالے سے صحیح ترین روایات اس طرح ملتی ہیں کہ جب کوئی شخص بیمار ہوتا، اسے کوئی زخم یا کوئی اور تکلیف ہوتی تو اس پر دم کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب دہن، شہادت کی انگلی پر لگاتے، پھر اسے زمین پر رکھتے (تاکہ تر انگلی پر کچھ مٹی لگ جائے) پھر اس انگلی کو درد اور تکلیف کی جگہ پر پھیرتے ہوئے یوں کہتے :

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بسم اللّٰہ ، تربة ارضنا ، بریقة بعضنا ، یشفی سقیمنا ، باذن ربنا

اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے بعض کے لعاب سے ہمارا بیمار شفا پاتا ہے، ہمارے رب کے حکم سے۔

(بخاری ، کتاب الطب ، باب رقیة النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ، حدیث نمبر : ۵۷۴۵ ، مسلم : کتاب السلام ، باب استحباب الرقیة ، حدیث نمبر : ۲۱۹۴ ، ابوداؤد : کتاب الطب ، باب کیف الرقی، حدیث نمبر : ۳۸۹۵)

مٹی اور لعاب دہن میں کیا خاصیت ہے کہ اس سے تکلیف دور ہو جائے ، زخم ٹھیک ہو جائے اور مریض صحت یاب ہو جائے ؟...... اس سلسلے میں بعض اہل علم نے مٹی اور لعاب کے خواص اور ان کی تاثیر پر بھی روشنی ڈالی ہے اور امام تورپشتیؒ نے مٹی اور لعاب دہن کے اجتماع کی یہ حکمت بیان کی کہ مٹی سے گویا فطرت آدم کی طرف اشارہ ہے کہ آدم علیہ السلام ابوالبشر مٹی سے پیدا ہوئے اور لعاب سے نطفہ کی طرف اشارہ ہے، گویا اللہ تعالیٰ سے شفاء طلب کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زبانِ حال سے تضرع کے ساتھ یہ فرما رہے ہیں کہ اے اللہ! مٹی اور حقیر پانی سے آپ انسان کو وجود بخش سکتے ہیں تو اسی انسان کو مٹی اور پانی سے شفا بھی دے سکتے ہیں، یہ آپ کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ (فتح الباری : ۱۰/ ۲۰۸ ، کتاب الطب ، باب رقیة النبیا)

اس دُعاء اور رقیہ شرعی (شرعی جھاڑ پھونک اور دم) میں ’’تربة ارضنا‘‘ (ہماری زمین کی مٹی) سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلے میں اہل علم سے دو قول منقول ہیں، امام نوویؒ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

’’جمہور علماء نے کہا کہ ہماری زمین سے یہاں تمام زمین مراد ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ خاص طور پر مدینہ کی زمین مراد ہے، اس کی برکت کی وجہ سے۔‘‘ (مسلم بشرح النوویؒ : ۱۴ / ۱۸۴)

حافظ ابن حجرؒ نے اس کی تشریح میں یہ بھی لکھا ہے :

’’اس میں کوئی شک نہیں کہ مٹی میں ایسی تاثیر اور خاصیت پائی جاتی ہے جو بسا اوقات بہت سی دواؤں سے زیادہ فائدہ پہنچا دیتی ہے اور اس کے ذریعہ پرانے امراض بھی دور ہو جاتے ہیں۔‘‘

پھر حکیم جالینوس کے بعض اقوال اور تجربات بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

واذا کان هذا فی هذه التربات ، فما الظن بأطیب تربة علی وجه الارض وأبر کها وقد خالطت ریق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وقارنت رقیته باسم ربه وتفویض الامر إلیه ۔ (الطب النبوی : ۱۴۶-۱۴۵)

اور جب ان مٹیوں میں یہ تاثیر ہو تو کیا خیال ہے اس مٹی کے بارے میں جو روئے زمین کی سب سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیادہ پاکیزہ اور بابرکت مٹی ہے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب بھی شامل ہو گیا ہو اور آپ کے رقیہ (دم اور جھاڑ پھونک) میں پروردگار کا نام بھی ہو اور (اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے) معاملہ اس کے حوالے کر دیا جائے،

مدینہ منورہ میں خاص طور پر وادی بطحان کی مٹی کے بارے میں بھی ایک روایت اس طرح مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور یوں کہا:

أکشف البأس رب الناس عن ثابت بن قیس بن شماس۔

اے لوگوں کے رب! ثابت بن قیس بن شماس سے تکلیف کو دور فرمادے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحان کی مٹی پانی میں ڈال کر اس پر پھونکا اور اس پانی کو ان (بیمار صحابی) پر ڈالا۔ (ابوداؤد، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقی، حدیث نمبر: ۳۸۸۵، نیز ملاحظہ ہو: ابن حبان: ۱۳/۴۳۳-۴۳۲، حدیث نمبر: ۶۰۶۹، (کتاب الطب) اس حدیث کے ایک راوی پر کلام کیا گیا، ابن حبان انھیں "ثقہ" کہتے ہیں، جب کہ دوسرے ائمہ فن ضعیف قرار دیتے ہیں، تاہم اس طرح کے الفاظ سے مطلقاً جھاڑ پھونک رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔(دیکھئے: بخاری، کتاب الطب، باب: ۴۰، حدیث نمبر: ۵۷۵۰، مسلم، حدیث نمبر: ۲۱۹۱)

بعض روایات میں صعیب کی مٹی کے بارے میں صراحت آئی ہے (یہ جگہ وادی بطحان ہی میں ہے) یعنی اس جگہ کی مٹی کو پانی میں ڈال کر اور اس پر یہ دُعاء پڑھ کر اس کی چھینٹیں مریض پر ماری جائیں یا مریض اس پانی سے غسل کرے، یہ روایات اگرچہ سنداً ضعیف ہیں تاہم اکثر اہل علم نے اس جگہ کی مٹی سے حصولِ شفاء کے سلسلے میں مشاہدات اور تجربات بھی نقل کئے ہیں اور ہر دور میں اس جگہ کی مٹی کو بیماروں کے لئے لے جانے کا معمول اور اس کے سبب وہاں گڑھا پڑ جانے کا بھی ذکر کیا ہے۔(وفاء الوفاء: ۱/۶۱-۶۰)

عجوہ کھجور کی فضیلت اور اس کے فوائد

مدینہ منورہ کے پھل، فروٹ اور ترکاری وغیرہ ہر چیز بابرکت ہے؛ کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں برکت کی دُعائیں کی ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ موسم کا پہلا پھل جب درخت سے توڑتے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش فرماتے، آپ ﷺ اس کو ہاتھ میں لے کر اس میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دُعاء فرماتے کہ "اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما" اور پھر کسی چھوٹے بچے کو بلا کر وہ پھل دے دیتے،(مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینة، حدیث نمبر: ۱۳۷۳) بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ آپ اس پھل کو آنکھوں سے لگاتے اور اسے بوسہ دیتے اور یوں دُعاء فرماتے کہ اے اللہ! جس طرح آپ نے ہمیں پہلا پھل کھلایا اسی طرح اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا آخری بھی کھلایئے،(مجمع الزوائد : ۴۹/۵ ، کتاب الاطعمة ، باب فی الباکورة من الثمرة ، حدیث نمبر : ۸۰۰۲) یعنی ان درختوں کو بار آور کیجئے، انھیں آفات اور خرابیوں سے محفوظ رکھئے اور آخری پھل تک کو ہمارے لئے کھانے کے قابل رکھئے...... اہل علم نے یہ صراحت کی ہے کہ مدینہ منورہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دُعائیں ہیں وہ صرف آپ کی حیات مبارکہ تک ہی محدود نہیں؛ بلکہ یہ دُعائیں قیامت تک کے لئے ہیں؛ لہٰذا ہر زمانہ کے لئے یہ نبوی دُعائیں شامل ہیں، اس طرح مدینہ منورہ کا کوئی بھی پھل ہو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاء کی برکت سے بابرکت ہے۔

کھجور مدینہ منورہ کا خاص پھل ہے اور اس کے درخت یہاں زمانہ قدیم سے پائے جاتے ہیں، جیسا کہ بعض روایات وآثار سے اندازہ ہوتا ہے، پچھلی کتابوں میں یہ پیشین گوئی کی گئی تھی کہ اللہ کے آخری نبی جب مبعوث ہوں گے تو وہ ایسی زمین کی طرف ہجرت کریں گے، جہاں بکثرت کھجور کے درخت ہوں گے، تاریخی روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے بہت پہلے ہی کھجور کے درخت دیکھ کر بعض یہود یہاں آکر آباد ہوگئے تھے کہ یہی جگہ نبی آخرالزماں کی ہجرت گاہ ہوگی...... الغرض مدینہ منورہ کے پھلوں میں خصوصیت کے ساتھ کھجور اور اس میں بھی خاص طور پر عجوہ کھجور (جو کہ کھجور کی ایک قسم ہے) کے بعض فضائل اور انوکھے فائدے صحیح احادیث میں بیان ہوئے ہیں، اگرچہ بعض اطباء نے طبی لحاظ سے کھجور کی افادیت اور اس کے خواص پر تحقیق کر کے اسے مفید قرار دیا ہے؛ لیکن مدینہ منورہ کے کھجور کی افادیت کے سلسلے میں بعض اہل علم نے یہ صراحت کی کہ یہ کھجور کی ذاتی خاصیت سے بڑھ کر؛ بلکہ اس سے ماوراء اس کی افادیت صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاء کی برکت سے ہے۔

عجوہ جو کھجور کی ایک قسم ہے اس کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ جنت سے ہے اور جنت کا ایک پھل ہے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا :

> الكمأة من المن وماء ها شفاء للعين والعجوة من الجنة وهي شفاء من السم ۔
>
> کمأة (چھتری نما پودا) من میں سے ہے (یعنی وہ من وسلویٰ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر اُتارے گئے تھے) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے اور عجوہ (کھجور) جنت سے ہے اور وہ زہر سے شفاء ہے۔

(ابن ماجه : كتاب الطب ، باب الكمأة والعجوة ، حديث نمبر : ۳۴۵۳ – ۳۴۵۵، ترمذی : كتاب الطب ، باب ماجاء فی الكمأة والعجوة ، حديث نمبر : ۲۰۶۸)

اکثر روایات میں صبح نہار سات عدد کھجور کھانے کا یہ فائدہ بیان کیا گیا کہ سارا دن اسے نہ کوئی زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ ہی کوئی جادو اس دن اس پر اثر انداز ہو سکے گا، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

من تصبح كل يوم سبع تمرات عجوة ، لم يضره في ذلك اليوم سم ولا سحر ۔

جوشخص ہر دن صبح صبح سات عجوہ کھجور کھالے تو اس پورے دن میں اس کو نہ کوئی زہر نقصان پہنچائے گا اور نہ جادو۔

(بخاری : کتاب الاطعمة ، باب العجوة ، حدیث نمبر : ۵۴۴۵ ، نیز دیکھئے : مسلم ، کتاب الاشربة ، باب فضل تمر المدينة)

ایک روایت میں پورے شہر مدینہ منورہ کے مقابلے میں "عوالی مدینہ" کے عجوہ کھجور کی فضیلت اور اس کا فائدہ مند ہونا اس طرح بیان ہوا، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

ان في عجوة العالية شفاءً ، او انها ترياق ، اول البكرة ۔

بے شک عالیہ کے عجوہ میں شفاء ہے اور وہ صبح نہار بلاشبہ تریاق ہے۔

(مسلم : کتاب الاشربة ، باب فضل تمر المدينة ، حدیث نمبر : ۲۰۴۸)

عالیہ بلند کو کہتے ہیں، جس کی جمع عوالی آتی ہے، مدینہ منورہ کی جنوبی سمت میں مسجد نبوی سے ایک دو میل کی دوری پر واقع علاقہ کو عوالی مدینہ کہا جاتا تھا، اس کے آگے تین میل تک بلکہ بعض نے آٹھ میل تک کے علاقہ کو عوالی مدینہ کہا ہے، (وفاء الوفاء : ۲ / ۱۱۱ ، جزء : ۴ ، الباب السابع الفصل الثامن في بقاع المدينة)الغرض حدیث بالا میں خاص طور پر اس جگہ کی کھجور کو زہر کا تریاق کہا گیا؛ بشرطیکہ صبح نہار کھائی جائے ،ان احادیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور اور پھر خاص طور پر عالیہ کی عجوہ زہر سے تریاق میں خاص افادیت اور اہمیت رکھتی ہے، عجوہ کے علاوہ مدینہ منورہ کی کوئی بھی کھجور نبوی دُعاء کی برکت سے فائدہ سے ہر گز خالی نہیں،بعض روایات میں عجوہ کی قید کے بغیر مدینہ منورہ کی کسی بھی کھجور کا یہ فائدہ بیان کیا گیا، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت ان الفاظ میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

من اكل سبع تمرات ، مما بين لابتيها ، حين يصبح ، لم يضره سم حتى يمسي ۔

جوشخص سات کھجور صبح کے وقت اس کے (مدینہ شہر کے) دونوں لابوں کے درمیان میں سے کھالے، تو شام ہونے تک اسے کوئی زہر نقصان نہ دے گا۔ (مسلم، حدیث نمبر: ۲۰۴۷)

بعض روایات میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جو رات کو کھائے تو صبح تک کوئی چیز اسے نقصان نہ پہنچائے گی، حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

من اكل سبع تمرات عجوة ما بين لابتي المدينة على الريق ، لم يضره يومه ذلك شيئ حتى يمسي قال فليح واظنه قال وان اكلها حين يمسي لم يضره شيئ حتى يصبح ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(مجمع الزوائد : ٥/ ٥٢ ، كتاب الأطعمة ، باب عجوة المدينة ، حديث نمبر : ٨٠١٥ ، قال الهيثمي رواه احمد ورجاله رجال الصحيح (دیکھئے : مسند احمد ، مسند سعد بن ابی وقاص ، حدیث نمبر : ١٤٤٢ ، ١٥٢٨)

جو مدینہ کے دولابوں کے درمیان کی سات عجوہ کھجور صبح نہار کھالے تو اس دن شام ہونے تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی (حدیث کے ایک راوی) فلیح کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ (میرے شیخ نے روایت کرتے ہوئے) یہ بھی کہا تھا اور اگر شام میں اسے کھالے تو صبح ہونے تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔

ان احادیث کو سامنے رکھ کر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ مدینہ منورہ کی ہر کھجور میں برکت اور شفاء ہے، اگر یہ کھجور عجوہ ہو اور عجوہ بھی اگر عوالی مدینہ کی ہو تو زہر اور سحر (جادو) کا تریاق ہونے میں یہ زیادہ مفید ہے، اسی طرح صبح نہار کھانے کا اہتمام اور سات عدد کی رعایت بھی احادیث کی روشنی میں اہم ہے، چاہے اس کی حکمت اور اس میں پنہاں اسرار و رموز تک ہماری رسائی نہ ہوسکے، ان احادیث کی شرح کرتے ہوئے امام نوویؒ لکھتے ہیں :

''ان احادیث میں مدینہ کے کھجور اور اس کے عجوہ کی فضیلت اور اس میں سے صبح سات عدد کھانے کی فضیلت بیان ہوئی ہے، مدینہ کی دوسری کھجور کے مقابلے میں عجوہ کو خاص کرنا اسی طرح سات عدد کی قید ان اُمور میں سے ہے جس کو شارع (اللہ تعالیٰ) ہی جانتا ہے اور ہم اس کی حکمت نہیں جانتے، لہٰذا اس پر ایمان لے آنا، اس کی فضیلت اور اس میں حکمت (ومصلحت) کا اعتقاد رکھنا ہی ضروری ہے، یہ نمازوں کی تعداد اور نصابِ زکوٰۃ کی مقدار وغیرہ کی طرح ہے، اس حدیث کے سلسلے میں یہی بات صحیح و درست ہے۔'' (مسلم، بشرح النوویؒ: ۳/۱۴)

حافظ ابن حجرؒ نے بھی سات کے عدد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ

''اس کی دوسرے اعداد کے مقابلہ میں بہر حال خاصیت ہے، اللہ نے آسمان و زمین سات بنائے، دن سات رکھے، انسان کی تخلیق سات مختلف مراحل میں ہوئی، عبادات میں طواف و سعی کے چکر سات ہیں، جمرات پر سات سات کنکریاں مارنی ہیں وغیرہ، لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس عدد کی کوئی خاصیت ضرور ہے، پھر آگے لکھتے ہیں مدینہ کی خاص طور پر سات عدد کھجور کا زہر اور سحر کے لئے رکاوٹ ہونا ایسی خاصیت ہے کہ اگر بقراط و جالینوس جیسا کوئی حکیم کہے تو حکماء اس پر یقین کرلیں؛ جب کہ ان کی بات اور رائے کی بنیاد ظن وتخمین یا تجربہ کے سوا کچھ نہیں، پس جس کی بات وحی کی بنیاد پر ہو اور ساری بات یقینی اور قطعی ہو تو اس کی باتیں زیادہ حقدار ہیں کہ وہ بغیر کسی اعتراض اور چوں وچرا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے تسلیم کرلی جائیں۔"(باختصار، دیکھئے: الطب النبوی: ۹-۷۷)

دیگر امراض میں عجوہ سے علاج:......احادیث سے جہاں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مدینہ کی عجوہ کھجور زہر کا تریاق اور سحر سے حفاظت میں مفید ہے، وہیں بعض احادیث سے یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ یہ دیگر مختلف امراض میں بھی مفید ہے؛ بلکہ اس میں مطلقاً شفاء کا پہلو ہے اور یہ نبوی دُعاء کی برکت سے ہر بیماری میں فائدہ مند ہو سکتی ہے، ام المومنین حضرت عائشہؓ کے بارے میں (صحیح سند سے) منقول ہے کہ وہ سر چکرانے یا سر درد کی شکایت والے کو سات دن نہار منہ سات عدد عجوہ کھجور کھانے کا حکم دیتی تھیں، (مصنف ابن ابی شیبۃ: ۲۹۵/۴۲، کتاب الطب، باب: ۸، ماذکروا فی تمر عجوۃ ہو للسم وغیرہ)

اسی طرح کتب احادیث میں ایک واقعہ یوں ملتا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ تمہیں تو دل میں کوئی تکلیف معلوم ہوتی ہے، پھر انھیں اس وقت کے مشہور طبیب حارث بن کلدہ کے پاس جانے کا مشورہ دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اسے چاہئے کہ وہ مدینہ کی سات عجوہ کھجور گٹھلیوں سمیت پیس کر تمہیں کھلائے۔(ابوداؤد: کتاب الطب، باب فی تمرۃ العجوۃ، حدیث نمبر: ۳۸۷۵)

☆......☆......☆

حضرت امام مالکؒ کا حکیمانہ فتویٰ

روایت ہے کہ خلیفہ ہارون رشید نے اپنے دورِ خلافت میں یہ ارادہ کیا کہ حجاج کی تعمیر کردہ دیوار کعبہ کو منہدم کردے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے مطابق جیسے حضرت ابن زبیرؓ نے کعبہ مشرفہ کو تعمیر کیا تھا، اسی حالت پر دوبارہ اسے تعمیر کردے، اس سلسلے میں حضرت امام مالکؒ سے استفسار کیا تو آپ نے نہایت دور اندیشی سے یہ حکیمانہ جواب دیا کہ:

> اے امیر المومنین! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اللہ کے اس مقدس گھر کو بادشاہوں کے ہاتھوں کھلونا نہ بنائیے کہ ہر بادشاہ اسے توڑتا جائے اور بناتا جائے، جس کے نتیجے میں لوگوں کے دلوں سے اس کی عظمت اور وقعت ختم ہو جائے۔

چنانچہ ہارون رشید اپنے ارادہ سے باز رہا، دیگر اہل علم نے بھی اس رائے سے اتفاق کیا کہ اب کعبہ مشرفہ کو اسی حال میں رہنے دیا جائے اور اسے منہدم نہ کیا جائے، امام شافعیؒ سے بھی منقول ہے کہ:

> میں چاہتا ہوں کہ کعبہ کو منہدم کر کے دوبارہ تعمیر نہ کیا جائے، تاکہ (لوگوں کے دلوں سے) اس کی حرمت نہ ختم ہو جائے۔

(تفسیر ابن کثیر: ۲۱۰، تفسیر سورۃ البقرۃ: ۱۲۷، ھدایۃ السالک: ۱۳۳۲/۳، ۱۳۳۱)

© rasailojaraid.com